

25848 - رکوع کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے کی کیا دلیل ہے؟

سوال

سوال: ہم نے دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات و الافتاء کا فتویٰ پڑھا ہے اور وہ سوال نمبر: (8580) میں موجود ہے کہ رکوع کے دوران نمازی سجدے کی جگہ دیکھے، کیا اس بات کی کوئی دلیل موجود ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

دورانِ نماز نظریں سجدے کی جگہ رکھنے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ کی وضاحت بہت سی صحیح احادیث میں موجود ہے، جن میں مکمل نماز کے دوران یہی کیفیت وارد ہے، چنانچہ دائمی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام نے درج ذیل احادیث کی وجہ سے یہ موقف اختیار کیا ہے جو کہ سوال نمبر: (8580) میں بیان کیا گیا ہے:

ابن حبان: (4/332) اور حاکم: (1/652) میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کی نظریں باہر آنے تک سجدہ والی جگہ پر ہی ٹکی رہیں" اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے "صفة صلاة النبي صلی اللہ علیہ وسلم" میں اسے صحیح کہا ہے۔

اس بارے میں سلف کے ہاں امام عبد الرزاق صنعانی رحمہ اللہ کے آثار "مصنف" میں ذکر کیے ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1- ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں نے مسلم بن یسار سے استفسار کیا: "نماز میں نظر کہاں تک جانی چاہیے؟" تو انہوں نے کہا: "جہاں تم سجدہ کرتے ہو وہاں بہتر ہے"

2- ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ انہیں نماز کے دوران سجدہ کی جگہ سے نظر آگے بڑھانا درست نہیں لگتا تھا۔

3- ابن سیرین کہتے ہیں کہ انہیں یہ بات پسند ہے کہ نمازی اپنی نظریں سجدے کی جگہ پر رکھے۔

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

"مصنف عبد الرزاق" (2 / 163)

دائمى فتوى كميٲى كے علمائے كرام كا جو موقف ہے وہ جمہور اہل علم سے ليا گیا ہے، جس ميں ابو حنيفہ، شافعى، اور احمد شامل ہيں، تاہم كچھ اہل علم نے تشہد كى حالت ميں كہا ہے كہ اپنى شہادت والى انگلى كى طرف ديكھے، تشہد كے بارے ميں يہ بات صحيح احاديث سے ثابت ہے۔

چنانچہ عبد اللہ بن زبير رضى اللہ عنہ كہتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم جب تشہد ميں بيٹھتے تو اپنى بائىں ہتھيلى كو اپنى ران پر ركھتے، اور دائيں ہاتھ كى شہادت والى انگلى سے اشارہ كرتے، آپ كى نظريں انگلى سے تجاوز نہيں كرتى تھيں۔

ابو داود (990)، نسائى (1275) - الفاظ نسائى كے ہيں۔ نووى رحمہ اللہ نے اسے "شرح مسلم" (81 / 5) ميں اسے صحيح كہا ہے، نيز يہ بھى لكھا: "سنت يھى ہے كہ نظريں شہادت كى انگلى سے تجاوز نہ كريں، اور اس بارے ميں ايك صحيح حديث سنن ابو داود ميں ہے"

كچھ اہل علم نے فرمان بارى تعالى (قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) اپنا چہرہ مسجد الحرام كى طرف پھير ليا۔ [البقرة 44:] سے يہ دليل اخذ كى ہے كہ نمازى كو سامنے ديكھنا چاہيے سجدے كى جگہ پر نہيں ديكھنا چاہيے، ليكن يہ موقف راجح نہيں ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں كہ:

نمازى كيلئے نظريں سجدہ كى جگہ پر ركھنا مستحب ہے، امام احمد - حنبل كى روايت كے مطابق - كہتے ہيں: "نماز ميں خشوع يہ ہے كہ اپنى نظريں سجدہ كى جگہ پر ركھيں، يھى موقف مسلم بن يسار اور قتادہ سے بھى منقول ہے" "المغنى": (1/370)

دوم:

صحيح احاديث كے مطابق ركوع كرنے والے كيلئے مستحب عمل يہ ہے كہ سر كو زيادہ بلند نہ كرىے اور نہ بالكل جھكائے، بلکہ سر كمر كے برابر ہونا چاہيے۔

چنانچہ عائشہ رضى اللہ عنہا كہتى ہيں كہ: "رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم نماز كى ابتدا تكبير سے كرتے اور قراءت كى ابتدا سورہ فاتحہ سے كرتے، اور جس وقت آپ ركوع فرماتے تو اپنا سر بالكل بلند كرتے اور نہ ہي مكمل جھكاتے، بلکہ ميانہ روى اختيار كرتے" مسلم: (498)

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ رکوع کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رکوع کرنے والے کیلئے کمر کو سیدھا کرنا مستحب عمل ہے:

آپ کہتے ہیں: "اپنی کمر کو سیدھا کرتے ، اور کمر کو سیدھا کرنے میں کمر لمبی کرنا اور نہ زیادہ بلند کرنا اور نہ ہی بالکل جھکا لینا شامل ہے، یعنی اپنی کمر کو گول نہ کرتے اور نہ کمر کے درمیانی حصے کو زمین کی طرف موڑتے، اسی طرح اپنے کمر کے اگلے حصے کو نہ ہی جھکاتے، بلکہ اپنی کمر سیدھی رکھتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "جب آپ رکوع کرتے تو اپنا سر نہ بلند کرتے اور نہ ہی جھکاتے" بلکہ اس کے درمیان رہتے " انتہی

" الشرح الممتع " (3 / 90)

واللہ اعلم.